۱۸؍ اکتوبر ۱۹۱۲ء

خطبہ جمعہ

تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے بعد حضرت خلیفہ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت فرمائی۔

یٰاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ۔ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا۔ نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِیْلًا۔ اَوْ زِدْ عَلَیْهِ وَ رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا۔ اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْكَ قَوْلًا ثَقِیْلًا۔ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّیْلِ هِیَ اَشَدُّ وَطْاً وَّ اَقْوَمُ قِیْلًا۔ اِنَّ لَكَ فِی النَّهَارِ سَبْحًا طَوِیْلًا۔ وَ اذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَ تَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلًا۔ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِیْلًا۔ وَ اصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَ اهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِیْلًا۔ (المزمل: ۲ تا ۱۱)

اور پھر فرمایا:۔

ہماری سرکار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم وحی الٰہی کی عظمت اور جبروت کو دیکھ کر بہت گھبرائے۔ بدن پر لرزہ تھا۔ گھر میں تشریف لائے اور اپنی بی بی سے کہا دَثِّرُوْنِیْ (بخاری باب تفسیر سورہ المدثر) کہ میرے بدن پر کپڑا ڈھانک دو۔ انہوں نے اوڑھائے۔ اس حالت کا نقشہ کھینچ کے

جناب الٰہی فرماتے ہیں کہ تمہارا کام سونے کا نہیں۔ اٹھو اور نافرمان لوگوں کو ڈراؤ اور اس بات کا خیال رکھو کہ تمہارے بیان میں خدا کی عظمت اور جبروت کا ذکر ہو۔ اور قبل اس کے کہ دوسروں کو سمجھاؤ اپنے آپ کو بھی پاک وصاف بناؤ۔ اس سورۃ میں یوں فرمایا کہ رات کو اٹھ، مگر کچھ حصہ رات میں آرام بھی کرو۔ رات کو قرآن شریف بڑے آرام سے پڑھو۔ میری اپنی فطرت گواہی دیتی ہے کہ جب کسی عظیم الشان انسان کو کوئی حکم آجاتا ہے اور اس میں کوئی خصوصیت بھی نہ ہو تو چھوٹے لوگ بطریق اولیٰ اس حکم کے محکوم ہو جاتے ہیں۔

دنیا میں ایک وہ لوگ ہیں جو خود کپڑا پہننا نہیں جانتے۔ وہ دوسروں کو لباس تقویٰ کیا پہنائیں گے۔ پہلے لباس تو پہننا سیکھو۔ جب شرم گاہوں کو ڈھانک لوگے تو تم پر رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلاً کا حکم جاری ہو گا۔ عام طور پر مسلمانوں کو یہ موقع ملا ہوا تو ہے مگر وہ اس کو ضائع کر دیتے ہیں۔ مسلمان عشاء کے وقت تو سوتے ہی نہیں۔ مگر اس کو بھی ضائع ہی کر دیتے ہیں۔ اگر توبہ واستغفار کریں تو اچھا موقع ہے۔ پھر اگر عشاء کے بعد ہی سو جائیں تو چار بجے ان کو تہجد اور توبہ کا موقع مل جائے۔ بڑے بڑے حکم الٰہی آتے ہیں۔ مگر مزا ان میں تبھی آتا ہے جب ان پر عمل درآمد بھی ہو۔ انگریزی خوان تو تین تین بجے تک بھی نہیں سوتے۔ پھر بھلا صبح کی نماز کے لئے کس طرح اٹھ سکتے ہیں۔ او کپڑے پہننے والو! تم اتنا کام تو ہمارے لئے کرو کہ ہماری کتاب کے لئے کوئی وقت نکالو۔

میرے بچے نے کہا کہ ہم کو لمپ لے دو۔ ہم رات کو پڑھا کریں گے۔ میں نے اس کو بھی کہا کہ رات کو لمپ کے سامنے پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ اس کے لیے دن ہی کافی ہوتا ہے۔ رات کو قرآن شریف پڑھا کرو۔

رات کو اگر تم جناب الٰہی کو یاد کیا کرو تو تمہاری روح کو جناب الٰہی سے بڑا تعلق ہو جائے۔ مومن اگر ذرا بھی توجہ کرے تو سب مشکلات آسانی سے دور ہو جائیں۔ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلاً اللہ تعالیٰ کا نام لو اور رات کو جہان سے منقطع ہو جاؤ۔

مومن کو حضرت یوسفؑ کے بیان میں پتہ لگ سکتا ہے کہ جس شخص کا کسی چیز سے محبت و تعلق بڑھ جاتا ہے تو وہ اپنے محبوب کا کسی نہ کسی رنگ میں ذکر کر ہی دیتا ہے۔ میں جن جن شہروں میں رہا ہوں اپنی مجلس میں مجھے ان کی محبت سے کبھی نہ کبھی ذکر کرنا پڑتا ہے۔

حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس مجلس میں دو شخص آئے اور کہا کہ ہم نے ایک خواب دیکھی ہے۔ اس کی تعبیر بتلا دو۔ آپ نے فرمایا۔ کھانے کے وقت سے پہلے ہم آپ کو تعبیر بتلا دیں گے۔ پھر

آپ نے کہا کہ دیکھو ہم کو علم تعبیر کیوں آتا ہے، تم کو کیوں نہیں آتا؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے شرک کو چھوڑا۔ تم بھی چھوڑ دو۔ دیکھو دو گھروں کا ملازم ہمیشہ مصیبت میں رہتا ہے۔ کام کے وقت ہر ایک یہ کہتا ہے کہ کیا تو ہمارا ملازم نہیں۔ لیکن تنخواہ دینے کے وقت کہتے ہیں کہ کیا دوسرے کا کام نہیں کیا؟ اس لطیف طریقہ سے حضرت یوسف علیہ السلام نے شرک کی برائیاں بیان کیں اور پھر یہ بھی کہا کہ انبیاء پر ایمان لانا اور خدائے واحد کو ماننا ضروری ہے۔

اِنَّ لَكَ فِی النَّهَارِ سَبۡحًا طَوِیۡلاً۔ کے یہی معنے ہیں کہ انسان دن میں ذکر الٰہی سے غافل نہ رہے۔

وَاذۡكُرِ اسۡمَ رَبِّكَ رات کو علیحدگی میں اپنے مالک کو یاد کرو۔ اگر تم کو یہ خیال پیدا ہو علیحدہ رہنے سے کیا فائدہ ہو گا تو یاد رکھو کہ رَبُّ الۡمَشۡرِقِ وَالۡمَغۡرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذۡهُ وَكِیۡلاً پس یاد رکھو کہ جس پاک ذات نے تجھ کو علیحدگی اختیار کرنے کو کہا ہے وہ مشرق اور مغرب کا مالک ہے۔ اس کو اپنا کارساز سمجھو، وہ تم کو سب کچھ دے گا۔

پس میرے بھائیو! غور کرو۔ تم نے دن میں بہت کام کیا ہے۔ رات ہو گئی۔ سونا اور مرنا برابر ہے۔ ایسے وقت میں سوچو کہ تم نے جناب الٰہی کی کس قدر یاد کی ہے۔

(بدر جلد ۱۲ نمبر ۲۲---۲۸/ نومبر ۱۹۱۲ء)

☆-☆-☆-☆